نظم۔اجتماع لجنہ اماءاللہ 2018ء

کس قدر ظاہر ہے نور اُس مبدأالانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ اَبصار کا

چاندکو کل دیکھ کر میں سخت بےکل ہوگیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اُس میں جمالِ یارکا

ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہرطرف
جس طرف دیکھیں وُہی رہ ہے ترے دیدارکا

چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشہ ہے تری چمکار کا

کیا عجب تونے ہراِک ذرّہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر اِن اَسرارکا

(درّثمین)

وہ دیکھتا ہے غیروں سے کیوں دل لگاتے ہو
جوکچھ بتوں میں پاتے ہواُس میں وُہ کیانہیں

سُورج پہ غورکر کے نہ پائی وُہ روشنی
جب چاندکوبھی دیکھا تو اُس یارسانہیں

واحد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے
سب موت کا شکار ہیں اُس کو فنا نہیں

سب خیر ہے اِسی میں کہ اُس سے لگاؤدِل
ڈھونڈو اُسی کو یارو! بتوں میں وفا نہیں

اِس جائے پُرعذاب سے کیوں دِل لگاتے ہو
دوزخ ہے یہ مقام یہ بُستاں سَرانہیں

(درّثمین)

اے خدا اَے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار

کِس طرح تیرا کروں اے ذوالمِنَن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

بدگمانوں سے بچایا مُجھ کو خود بن کر گواہ
کر دیا دشمن کو اِک حملہ سے مغلُوب اور خوار

کام جو کرتے ہیں تیری رَہ میں پاتے ہین جزا
مُجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار

یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ دَرگاہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمت گزار

(درّثمین)

اپنے کرم سے بخش دے میرے خدا مجھے
بیمارِ عشق ہوں ترا دے تو شفا مجھے

جب تک کہ دَم میں دَم ہے اسی دین پر رہوں
اسلام پر ہی آئے جب آئے قضا مجھے

بے کس نواز ذات ہے تیری ہی اَے خدا
آتا نظر نہیں کوئی تیرے سِوا مجھے

تیری رضا کا ہوں میں طلبگار ہر گھڑی
گر یہ ملے تو جانوں کہ سب کچھ مِلا مجھے

ہاں ہاں نگاہِ رحم ذرا اِس طرف بھی ہو
بحرِ گُنہ میں ڈوب رہا ہوں، بچا مجھے

(کلامِ محمود)

مَیں ترا دَر چھوڑ کر جاؤں کہاں
چینِ دل آرامِ جاں پاؤں کہاں

یاں نہ گر روؤں کہاں روؤں بتا
یاں نہ چلاّؤں تو چلاّؤں کہاں

تیرے آگے ہاتھ پھیلاؤں نہ گر
کِس کے آگے اور پھیلاؤں کہاں

جاں تو تیرے دَر پہ قرباں ہوگئی
سَر کو پھر مَیں اور ٹکراؤں کہاں

کون غمخواری کرے تیرے سِوا
بارِ فکر و حزن لے جاؤں کہاں

(کلامِ محمود)

مجھے دیکھ طالبِ منتظر مجھے دیکھ شکلِ مجاز میں
جو خلوصِ دل کی رمق بھی ہے، ترے ادّعائے نیاز میں

ترے دل میں میرا ظہور ہے ترا سَر ہی خود سرِ طور ہے
تری آنکھ میں مرا نور ہے مجھے کون کہتا ہے دور ہے
مجھے دیکھتا جو نہیں ہے تو، یہ تری نظر کا قصور ہے

مجھے دیکھ طالبِ منتظر مجھے دیکھ شکلِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تری جبینِ نیاز میں

مرا نور شکل ہلال میں مرا حسن بدر کمال میں
کبھی دیکھ طرزِ جمال میں کبھی دیکھ شانِ جلال میں
رگِ جاں سے ہوں میں قریب تر ترا دل ہے کس کے خیال میں

مجھے دیکھ طالب منتظر مجھے دیکھ شکل مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تری جبینِ نیاز میں

(درّعدن)